السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔جمیلۃ النساء کے ورثا حسب ذیل ہیں :

1۔ علاقی دادا۔

2۔ پھوپھی۔

3۔ خالہ

4۔ ماموں

پس ان میں سے جمیلۃ النساء نابالغہ کا ولی جائز جس کی اجازت سے اس کا نکاح ہوسکے ، کون ہے ؟

2۔جمیلۃ النساء کی مادر مظہر نے اپنی وفات کے دس بارہ گھنٹہ قبل بغیر اجازت علاقی دادا کے جمیلۃ النساء نابالغہ کا نکاح اپنے برادر زاد سے کر دیا ، جس کو علاقی دادا نے ناپسند کیا ۔ پس یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟ اگر ناجائز ہے تو انفساخ کی ضرورت ہے یا نہیں اور علاقی دادا کو بغیر کسی کاروائی وانتظار بلوغ اس کے عقد کا اختیار حاصل ہے یا نہیں ؟

3۔جمیلۃ النساء اپنے ماموں کے قبضے میں ہے پس علاقی دادا اپنی ولایت کے حقوق سے بلا انتظار بلوغ نابالغہ کا نکاح کرسکتا ہے یا نہیں ؟

4۔ اگر عدالت مجاز اس نابالغہ کو پرورش کے لیے علاقی دادا کے علاوہ دوسرے کے سپرد کردے تو اس کو نکاح کردینے کا بھی اختیار حاصل ہے یا نہیں اور علاقی دادا اس کے کیے ہوئے نکاح کو اپنی عدم رضا سے فسخ کرسکتا ہے یا نہیں ؟

5۔ ولی جائز نے نکاح نابالغہ کیا ہے پس بحالت بلوغ نابالغہ کو اس کے فسخ کا اختیار حاصل ہے یا نہیں ، جیسا کہ ناجائز نکاح کے فسخ کا اختیار ہوتا ہے ؟

6۔ مطابق شجرہ دادا ہالی و نہالی ورثاء جمیلۃ النساء نابالغہ موجود ہیں ، پس ولایت یعنی حق پرورش کے لیے کس شخص کو ترجیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ ان میں سے جمیلۃ النساء کا ولی صرف علاقی دادا یعنی باپ کا چچا ہے اور کوئی نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

جواب نمبر ۔2۔3۔4۔ یہ نکاح ناجائز ہے ، اس کے فسخ کی ضرورت نہیں ، صرف علاقی دادا کو بعد بلوغ جمیلۃ النساء کے جمیلۃ النساء کی منظوری سے اس کے عقد کا اختیار حاصل ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

5۔ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ نکاح بعد بلوغ ہونا چاہیے ، اذن لے کر ، نہ حالت نابالغی میں[1] صحیح حدیث یہ ہے :

"عَنْ أَبِي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : «لا تُنكَحُ الأَيِّمُ حَتى تستأمر ، وَلا تُنكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُستأذَن"[2]

"نہ نکاح کیا جائے بیوہ کا یہاں تک کہ اس سے حکم لیا جائے اور نہ نکاح کیا جائے باکرہ کا یہاں تک کہ اس سے اذن لیا جائے ۔ "

6۔اس صورت میں حق پرورش کے لیے خالہ کو ترجیح ہے ، اگر خالہ شوہر دار نہ ہو یا ہو تو اس کا شوہر پرورش پر راضی ہو ۔ صحیح حدیث میں ہے :

"الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ"[3]

یعنی "خالہ بمنزلہ ماں کے ہے "(مشکوٰۃ شریف ص : 285)

---

[1] ۔ یعنی عموماً ایسا ہو ورنہ حالت نابالغی میں بھی نکاح درست ہے اور اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حالت بالغی میں ہوا تھا ۔

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث(4843) صحیح مسلم رقم الحدیث(1419)

[3]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث(2552) صحیح مسلم رقم الحدیث(178)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:461

محدث فتویٰ